



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شریعت الہیہ کا نفاذ اور غیر شرعی قوانین کا انکار واجب ہے

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایک مختصر رسالہ اور ضروری نصیحت ہے جس کا موضوع ہے ”شریعت الہیہ کا نفاذ اور غیر شرعی قوانین کا انکار واجب ہے“ یہ رسالہ میں نے یہ دیکھ کر لکھا ہے کہ اس زمانے میں بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے بجائے دیگر احکام و قوانین کو اپنائے ہوئے ہیں اور وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (ﷺ) کو چھوڑ کر نجو میوں، کابنوں، پادریہ نشین خاندانوں کے سربراہوں اور وضعی قوانین کے ماہروں سے وابستہ ہیں۔ کچھ لوگوں کا یہ طرز عمل جہالت کی وجہ سے ہے جب کہ کچھ لوگوں کا یہ طرز عمل اللہ تعالیٰ کے رسول (ﷺ) سے عناد اور دشمنی پر مبنی ہے۔ امید ہے کہ میری یہ نصیحت جاہلوں کے لئے باعث علم، غافلوں کے لئے موجب نصیحت اور بندگان الہی کے لئے صراط مستقیم پر استقامت کا سبب قرار پائے گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَشْفَعُ لِقَوْمِهِمْ ۚ ... سورة الذاریات ۵۵

”اور نصیحت کرتے رہیں یقیناً یہ نصیحت مومنوں کو نفع دے گی۔“

اور فرمایا :

وَأَذِّنْ لِلَّذِينَ آمَنُوا الْكَيْبَ يُنْفِذُوا لِقَائِهِمْ وَلَا يَخَافُوا ۚ ... سورة آل عمران ۱۸۷

”اور جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ (اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے) اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا اور اس (کی کسی بات) کو نہ چھپانا۔“

اللہ تعالیٰ ہی سے دعا ہے کہ وہ اس سے نفع پہنچائے، مسلمانوں کو توفیق بخشنے کہ وہ اس کی شریعت کی پابندی کریں، اس کی کتاب کے احکام و قوانین کو نافذ کریں اور نبی کریم حضرت محمد (ﷺ) کی سنت مطہرہ کی پیروی کریں۔

برداران اسلام!

اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَمَا خَلَقْتُ الْإِنْسَ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۚ ... سورة الذاریات ۵۱

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔“

اور فرمایا :

وَقَدْ نَزَّلْنَا الْكِتَابَ وَالْإِنْفَادَ وَالْإِنْفَادَ لِقَائِهِمْ ۚ ... سورة الإسراء ۲۳

”اور تمہارے پروردگار نے فیصلہ دے دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔“

نیز فرمایا :

وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ ... سورة النساء ۳۶

”اور اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔“

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں گدھے پر نبی کریم (ﷺ) کے پیچھے سوار تھا، آپ (ﷺ) نے فرمایا ”معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟“ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول

بہتر جلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں، وہ انہیں عذاب نہ دے۔“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ بشارت نہ سنا دوں؟“ فرمایا ”نہیں، انہیں مشارت نہ سناؤ ورنہ وہ اسی پر توکل کر کے بیٹھ جائیں گے؟“ (بخاری و مسلم)

علماء نے عبادت کی تعریف میں کئی اقوال ذکر کئے ہیں، ان میں سب سے جامع تعریف وہ ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ان الفاظ بیان فرمائی ہے کہ ”عبادت ان تمام ظاہری و باطنی اقوال و اعمال کا ایک جامع نام ہے جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا اور جن سے خوش ہوتا ہے۔“ اس کے معنی یہ ہیں کہ عبادت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان امر، نہی، اعتقاد، قول اور عمل ہر اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے لئے کامل اطاعت و فرماں برداری کو اختیار کرے۔ اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی شریعت پر استوار ہو، اللہ تعالیٰ نے جسے حلال قرار دیا ہے، اسے حلال اور جسے حرام قرار دیا ہے، اسے حرام سمجھے۔ اپنے سیرت و کردار اور اعمال و افعال میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کی پابندی کرے اور اس سلسلہ میں نفسیاتی خواہشات سے دور رہے اور یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ فرد ہو یا معاشرہ، مرد ہو یا عورت۔ یاد رہے وہ شخص اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو زندگی کے بعض پہلوؤں میں تو اپنے رب کے حکم کی اطاعت کرے اور بعض دیگر پہلوؤں میں وہ اللہ تعالیٰ کی بجائے مخلوق میں سے کسی کے حکم کی پابندی کرے، جیسا کہ اس کی تائید حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ سے ہوتی ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُعْمَلُ خَيْرٌ فِيهَا مِنْ خَيْرِ عَمَلٍ وَنُفْسٌ خَبِيرَةٌ تُلَاحِظُ عَمَلَهُمْ تَطَلُّعًا ۚ سُوْرَةُ النَّاسِ ۝۱۰ ...

”تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے تنازعات (تمام اختلافات) میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں۔“

نیز درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے:

أَفَحُكْمَ الْجَلِيدِ يَجْعَلُونَ وَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالْعِزِّ ۚ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ ۝۵۰ ...

”کیا یہ لوگ پھر سے زمانہ جاہلیت کے حکم اور فیصلہ کے خواش مند ہیں اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں، ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے لہجہ حکم اور فیصلہ کس کا ہے؟“

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے تو اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس دین کے تابع نہیں ہو جاتی جسے میں لے کر آیا ہوں۔“ آدمی کا ایمان صرف اس صورت میں مکمل ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، بھٹوٹے بڑے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ پر راضی ہو اور زندگی کے ہر معاملہ میں خواہ اس کا تعلق جان سے ہو یا مال سے یا عزت و آبرو سے، فیصلہ کئے صرف اللہ تعالیٰ کی شریعت کی طرف رجوع کرے، ورنہ وہ اللہ کا نہیں غیر اللہ کا بھاری ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ يَمْنُنَ فِي كِتَابِ رَسُولِهِ أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الصَّفَاةَ ۚ سُوْرَةُ النُّحْلِ ۝۶۱ ...

”اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ لوگو! اللہ ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔“

جو شخص اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سامنے سر اطاعت، جھکا دے (یعنی سر تسلیم خم کر دے) اور اس کی وحی سے اپنے مقدمات کا فیصلہ کرائے تو وہ اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار ہے اور جو شخص غیر اللہ کے سامنے سر اطاعت، جھکا دے اور غیر شریعت سے فیصلہ کرائے تو اس بے بتوں کی عبادت کی اور ان کی اطاعت و بندگی اختیار کی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَلَكِنَّا إِنَّمَا نَمْلِكُ يَدَهُمْ وَأَنَّا نَمُوتُهُمْ قُلُوبُهُمْ وَأَنَّا نَحْنُ مُخْرَجُوهُمْ مِنْ أَرْضِهِمْ ۚ سُوْرَةُ النَّاسِ ۝۱۰ ...

”کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنا مقدمہ غیر اللہ کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ شیطان کا انکار کریں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر (سیدھے) راستے سے دور ڈال دے۔“

عبودیت صرف اللہ وحدہ ہی کے لئے ہے لہذا طاغوت کی عبادت سے اور اس سے مقدمات کا فیصلہ کرانے سے اظہار برات کرنا گنہ شہادت کا تقاضا ہے، جس میں آدمی یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ وحدہ لا شریک لہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمام لوگوں کا رب اور معبود ہے، وہی ان کا خالق ہے، وہی انہیں حکم دیتا اور منع کرتا ہے، وہی موت و حیات کا مالک ہے، وہی ان سے حساب لے گا اور جزا و سزا دے گا لہذا صرف اور صرف وہی مستحق عبادت ہے، اس کے سوا کوئی اور عبادت کا مستحق نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُدْعَوْنَ لَهُمْ ۚ سُوْرَةُ الْأَعْرَافِ ۝۱۶ ...

”یاد رکھو! اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور فرماں روائی کرنا (یعنی حاکم ہونا)“

جس طرح خالق صرف اللہ وحدہ ہے، اس طرح آمر بھی صرف وہی ہے اور اس کے امر کی اطاعت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے حالات ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے علماء و مشائخ کو اپنا رب بنالیا تھا کیونکہ وہ جب اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو حلال اور حلال کردہ کو حرام قرار دے دیتے تو یہودی ان کی اطاعت کرتے تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِهِ تَمُوتُ ۚ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ ۝۲۶ ...

”انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا رب بنالیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ وحدہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔“

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ گمان کیا کہ علماء و مشائخ کی عبادت شاید یہ ہے کہ ان کے نام پر ذبح کیا جائے یا ان کے نام کی نذر مانی جائے یا انہیں رکوع و سجود کیا جائے، اس لئے جب وہ مسلمان ہونے کے لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کو اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو عرض کیا ”یا رسول اللہ! ہم۔۔۔ یعنی عیسائی کیونکہ اسلام سے قبل حضرت عدی کا تعلق عیسائیت سے تھا۔۔۔ ان کی عبادت تو نہیں کرتے تھے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا یہ بات نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جن اشیاء کو حلال قرار دیا تھا، علماء و مشائخ انہیں حرام قرار دے دیتے تھے تو تم لوگ بھی انہیں حرام سمجھنے لگ جاتے تھے اور وہ جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار دیتے تھے تو تم لوگ بھی انہیں حلال سمجھنے لگ جاتے تھے؟“ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”جی ہاں، یہ بات تو تھی۔“ تو آپ نے فرمایا ”بس یہی ان کی عبادت کرنا ہے۔“ (احمد۔۔۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا ... سورة التوبة**

”ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں،“

یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو حرام قرار دے دے تو وہ حرام ہے اور جس چیز کو حلال قرار دے دے بس وہی حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے شریعت قرار دے اس کی پیروی کی جائے، وہ جو حکم دے اسے نافذ کیا جائے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے یعنی وہ شر کا، نظرا، اعوان، امداد اور اولاد وغیرہ سے پاک ہے، اس کے سوال کوئی معبود ہے اور نہ رب!

(تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص: ۳۲۹) جب یہ حقیقت معلوم ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت سے اپنے مقدمات کے فیصلے چاہنا یہ اس شہادت کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کو معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طاغوتوں، حکمرانوں اور نجومیوں وغیرہ سے اپنے فیصلے کرنا اللہ عزوجل کی ذات گرامی پر ایمان کے منافی ہے اور کفر، ظلم اور فسق ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: **وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ يُمُوتُونَ ... سورة المائدة**

”اور جو لوگ اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔“

اور فرمایا:

وَكَيْفَ يُعْطِيهِمْ حُكْمًا إِذْ لَمْ يَقْنُنْ بِالشَّيْءِ وَالْعَيْنُ بِالْأَمْرِ وَالْأَمْرُ بِالْأَمْرِ وَالْأَمْرُ بِالْأَمْرِ وَالْأَمْرُ بِالْأَمْرِ وَالْأَمْرُ بِالْأَمْرِ ... سورة المائدة ۴۵

”اور ہم نے ان لوگوں کے لئے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے لیکن جو شخص بدلہ معاف کر دے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہو گا اور جو شخص اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔“

نیز فرمایا:

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْأَنْبِيَاءِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ يُمُوتُونَ ... سورة المائدة ۴۷

”اور اہل انجیل کو چاہئے کہ جو احکام اللہ نے اس انجیل میں نازل فرمائے ہیں ان کے مطابق فیصلہ کریں اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسے لوگ نافرمان ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے بغیر حکم دینا جاہلوں کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے روگردانی کرنا اس کی سزا اور اس کے لیے عذاب کا مستوجب ہے جسے وہ ظالم لوگوں سے دور نہیں کیا کرتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَن يَحْكُمَ عَمَّ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ لَا تَجْعَلُوا نِعْمَ اللَّهِ وَأَحْسَنُ نِعْمَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ لِيُحْكُمَ لَكُمْ فِي حَقِّكُمْ وَأَن يَحْكُمَ لَكُمْ فِي حَقِّكُمْ وَأَن يَحْكُمَ لَكُمْ فِي حَقِّكُمْ ... سورة المائدة ۵۰

”(اے نبی!) جو (حکم) اللہ نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو اللہ نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تمہیں بگا نہ دیں۔ اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں۔ کیا یہ لوگ پھر سے زنا نہ جاہلیت کے حکم پر خواہش مند ہیں اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے بھجا حکم کس کا ہے؟“

جو شخص اس آیت پر تہہ بر کرے تو اس کے سامنے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ اس فرمان کو کہ ”جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے، اسی کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔“ آٹھ تاکیدوں کے ساتھ مولا فرمایا، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) اے پیغمبر! ان کے درمیان صرف اسی کے مطابق فیصلہ کرنا جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔

(۲) لوگوں کی خواہشیں اور چاہتیں کسی حال میں بھی آپ کے اور اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے میں رکاوٹ نہ بنیں، چنانچہ فرمایا ”اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کریں۔“

(۳) معاملہ قلیل ہو یا کثیر، بھٹو یا بڑا، اس میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کے بغیر فیصلہ کرنے سے منع کیا ہے چنانچہ فرمایا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو اللہ نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تمہیں بگا نہ دیں۔“

(۴) اللہ تعالیٰ کے حکم سے روگردانی کرنا اور حکم الہی میں سے کسی چیز کو قبول نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے جو دردناک عذاب کا مستوجب ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے۔“

(۵) حکم الہی سے اعراض کرنے والوں کی کثرت دیکھ کر بتلائے فریب نہ ہونے کی تلقین کی گئی ہے کیونکہ بندگان الہی میں شکرگزار تو کم ہی ہوتے ہیں، چنانچہ فرمایا

”اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں۔“

(۶) اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے بغیر فیصلہ کرنے کو جاہلیت کے حکم سے تعبیر کیا گیا ہے، چنانچہ فرمایا

”کیا یہ لوگ پھر سے زمانہ جاہلیت کے حکم پر خواہش مند ہیں؟“

(۷) یہاں جو عظیم مقصود و مطلوب ہے اسے ان الفاظ میں بیان کیا گیا کہ اللہ کا حکم تمام احکام سے اہم اور بہتر ہے، چنانچہ ارشاد ہے ”اور اللہ تعالیٰ سے اہم حکم کس کا ہے؟“

(۸) یقین کا تقاضا یہ ہے کہ یہ علم ہو کہ حکم الہی تمام دیگر احکام کے مقابلہ میں بہترین، اکمل، مکمل ترین اور بہترین بر عدل و انصاف ہے لہذا اس کے سامنے تسلیم و رضا کے جذبہ سے سرطاعت جھکا دینا واجب ہے۔ ارشاد بار تعالیٰ ہے ”اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے اہم حکم کس کا ہے؟“

یہ معانی و مطالب قرآن مجید کی اور بھی بہت سی آیات اور رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال سے ثابت ہیں مثلاً قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَيَعِزُّ اللَّهُ ذِي الْمَنُونِ عَنْ أَمْرِهِ أَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمُ اللَّهُ مَقْصُودَهُمْ وَنَبَذَ فِيهِمْ كِتَابَهُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ... سورة النور ۱۳

”جو لوگ ان (یعنی مومن) کی مخالفت کرتے ہیں، ان کو ڈرنا چاہیے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔“

اور فرمایا:

فَلَا وَكَيْتَ لِلَّهِ الْفُتُونُ خَلِي مَخْشُوكٍ فِيمَا شَرَعَنَاهُ ... سورة النساء ۱۰

”تیرے رب کی قسم وہ ایماندار نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ آپس کے جھگڑوں میں تجھے حاکم مان لیں۔“

مزید فرمایا:

أَشْجُوا أَزْوَاجَهُمْ مِنْ رِبْعِهِمْ ... سورة الاعراف ۲

”لوگو جو (کتاب) تم پر تہارے پروردگار کے ہاں سے نازل ہوئی ہے، اس کی پیروی کرو۔“

نیز فرمایا:

فَاكُنْ لِمُؤْمِنٍ إِذَا قَضَىٰ أَلْوَدَّ مَوْلَاهُ أَوْ أُنْثَىٰ نَحْوَ نَفْسٍ أَوْ مَخْرُجَةٍ مِنْ أَمْرِهِمْ ... سورة الاحزاب ۳۶

”اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنی خواہش کو اس دین کے تابع نہیں کر دیتا جسے میں لایا ہوں۔“

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے، اسے ہم نے صحیح سند کے ساتھ کتاب الحجۃ میں روایت کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا ”کیا یہ بات نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جن اشیاء کو حلال قرار دیا تھا وہ (علماء و مشائخ) انہیں حرام قرار دے دیتے تھے تو تم لوگ بھی انہیں حرام سمجھنے لگ جاتے تھے اور وہ جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار دیتے تھے تو تم لوگ بھی انہیں حلال سمجھنے لگ جاتے تھے؟“ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”جی ہاں، یہ بات تو تھی۔“ تو آپ نے فرمایا ”بس یہی ان کی عبادت کرنا ہے۔“ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بعض مسائل میں جھگڑا کرنے والوں سے یہ کہا تھا ”قریب ہے کہ تم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسے لگے کہ جب میں یہ کہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو تم یہ کہنے لگتے ہو کہ ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہم) نے یہ کہا ہے۔“

تو اس گفتگو کے معنی یہ ہیں کہ بندے پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات کے سامنے مکمل طور پر سرطاعت جھکا دے اور اللہ و رسول کے ارشادات کو ہر شخص کے قول پر ترجیح دے۔

یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت و حکمت کا تقاضا ہے کہ اس کے بندوں کے فیصلے اس کی شریعت و وحی کے ساتھ ہوں کیونکہ ایک انسان کو جو ضعف، خواہش، عجز و دراندگی اور جہالت جیسے عوارض لاحق ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ان سے پاک ہے اور وہ حکیم و علیم و لطیف و خبیر ہے ملنے بندوں کے حالات اور ان کی مصلحتوں کو جانتا اور اس بات سے خوب آگاہ ہے کہ بندوں کے حال و مستقبل کے اعتبار سے کون سی بات ان کے لئے موزوں ہے۔ یہ بھی اس کی تمام رحمت کا اظہار ہے کہ اس نے ملنے بندوں کے تنازعات اور امور زندگی سے متعلق ان کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنا اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تاکہ انہیں عدل، خیر اور سعادت حاصل ہو بلکہ رضا، راحت اور اطمینان و سکون قلب کی دولت سے شاد کام ہوں، اس لئے کہ بندے کو جب یہ معلوم ہوگا کہ متنازعہ معاملہ میں صادر ہونے والا حکم اللہ خالق و علیم و خبیر کا حکم ہے تو بندہ تسلیم و رضا کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے قبول کرے گا خواہ وہ حکم اس کی اپنی خواہش و ارادہ کے خلاف ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کے برعکس جب اسے معلوم ہو کہ یہ فیصلہ اسی جیسے کسی انسان کا ہے جو اپنی خواہش و شہوت کا بجاری ہے تو وہ اس فیصلہ پر راضی نہ ہوگا بلکہ وہ اپنے مطالبہ پر

ڈٹے ہوئے، جھکڑے کو جاری رکھے گا اور اس صورت میں تنازعہ بھی کبھی ختم نہ ہوگا بلکہ اختلاف ہمیشہ برقرار رہے گا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جب اپنے بندوں پر یہ واجب قرار دیا ہے کہ وہ اس کی وحی کی روشنی میں اپنے متنازعہ امور کے فیصلے کریں تو یہ بھی اس کی رحمت و احسان کا اظہار ہے، چنانچہ اس مسئلہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت وضاحت و صراحت کے ساتھ اس طرح بیان فرمایا ہے :

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَدَبَ إِلَىٰ أَهْلِيهَا وَإِلَىٰ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ لَبِظْتُكُمْ بِإِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝۵۸ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ فَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝۵۹ ... سورة النساء

”اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرنا کہو تحقیق اللہ تعالیٰ تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ سنتا (اور) دیکھتا ہے۔ مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی فرما ہر داری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مال (انجام) بھی لہجھا ہے۔“

اس آیت کریمہ کے عمومی مخاطب اگرچہ حاکم و محکوم اور عوامی و رعایا ہیں لیکن ان کے ساتھ ساتھ اس کے مخاطب قضا و حکام بھی ہیں کہ انہیں حکم ہے کہ وہ عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں چسکا کہ مومنوں کو حکم ہے کہ وہ اس فیصلہ کو دل و جان سے قبول کریں جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق ہو اور جسے اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمایا ہو نیز انہیں حکم ہے کہ تنازع اور اختلاف کی صورت میں وہ معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سپرد کریں۔

مسلمان بھائیو! اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا اور شریعت الہی سے اپنے مقدمات کا فیصلہ کرنا یہ وہ امر ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے واجب قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبودیت اور حضرت محمد ﷺ کی نبوت و رسالت کی شہادت کا یہی تقاضا ہے اور اس سے یا اس کے کسی جزء سے اعراض موجب عذاب الہی ہے خواہ کوئی بھی حکومت اپنی رعایا کے ساتھ معاملہ میں اس بارے میں کوتاہی کرے یا کسی بھی زمان و مکان کی کوئی مسلمان جماعت عقائد و افکار کے باب میں کوتاہی کرے اور یہ کوتاہی خواہ خاص مسائل میں ہو یا عام میں یا ایک جماعت کے دوسری جماعت کے ساتھ یا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان کے ساتھ تعلقات میں، ان تمام صورتوں میں حکم ایک ہی ہے۔ جب ساری مخلوق اسی کی ہے تو حکم بھی اسی کا چلے گا کہ وہ احکم الحاکمین ہے۔ وہ شخص ایمان سے محروم ہے جس کا عقیدہ یہ ہو کہ انسانوں کے احکام و آراء اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے بہتر یا اس کے شیل و مشابہ ہیں یا وہ اس بات کو جائز قرار دے کہ شریعت کی بجائے وضعی احکام یا انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین پر بھی عمل کیا جاسکتا ہے، ایسا شخص ایمان سے محروم ہے خواہ وہ یہ عقیدہ بھی رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام بہتر، اکمل اور بہتر پر عدل و انصاف ہیں۔ عامۃ المسلمین، امر و حکام اور اہل حل و عقد پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ عزوجل سے ڈریں اپنے ملکوں اور اپنے تمام امور و معاملات میں شریعت الہی کے مطابق فیصلہ کریں تاکہ اپنے آپ کو اپنے ملکوں کو دینا و آخرت میں عذاب الہی سے بچاسکیں اور ان علاقوں سے عبرت حاصل کریں جہاں احکام الہی سے اعراض کیا گیا تو وہ عذاب الہی کی گرفت میں گئے، اہل مغرب کی تقلید اور ان کے طریقہ کی پیروی کی وجہ سے اختلاف و افتراق اور بہت سے قہقروں میں مبتلا ہو گئے، خیر و بھلائی سے محروم ہو گئے اور ایک دوسرے کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنجنے لگے حتیٰ کہ ان کی صورت حال خراب سے خراب تر ہوئی چلی جا رہی ہے اور یہ صورت حال اس وقت تک درست نہ ہوگی اور دشمنوں کا سیاسی و فکری تسلط اس وقت تک ختم نہ ہوگا جب تک وہ اپنے اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اس کے بتائے ہوئے اس صراط مستقیم پر نہیں چلتے جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے، جس پر چلنے کا اس نے حکم دیا اور جس کے نتیجہ میں ابدی و سرمدی نعمتوں والی جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کیا چچ فرمایا ہے کہ :

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّ لَهُ مَرْجِعًا مَّخْطًا وَيُفْجَرُ عَنْهُ الصَّلَاةُ عَنْ عَمَلِهِ ۚ إِنَّهُ أُولِي الْعِزَّةِ ۝۱۲۴ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰی وَاَقْرَبْتَ لِيْ الْعِزَّةَ ۚ نَصِيْرًا ۝۱۲۵ قَالَ لَكَ نَفْسٌ اَنْتَ اَعْمٰی وَفِيْهَا وَكَذَلِكَ يَحْكُمُ ۝۱۲۶ ... سورة طہ

”اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تیرگی میں ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے، وہ کہے گا اے میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو دیکھتا بھانتا تھا؛ تو اللہ فرمائے گا کہ ایسا بھی (چاہتے تھا) تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو، تو نے ان کو بھلا دیا، اسی طرح آج ہم تم کو بھلا دیں گے۔“

اس سے بڑھ کر اور تنگی یا ہوسکتی ہے، جو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سزا دیتا ہے، جو اس کی نافرمانی کرتے، اس کے اوامر پر لپیک نہیں کہتے بلکہ اللہ رب العالمین کے احکام کے بجائے ایک کمزور مخلوق کے احکام کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اس شخص سے بڑھ کر بیوقوف اور کون ہو سکتا ہے جس کے پاس حق بات کرنے، امور و معاملات میں فیصلہ کرنے، راستہ واضح کرنے اور گمراہ کو راہ راست پر لانے کے لئے کتاب اللہ موجود ہو لیکن وہ اسے ترک کر کے کسی آدمی کے اقوال کو یا کسی حکومت کے نظام کو لے۔ کیا ایسا کرنے والوں کو یہ معلوم نہیں کہ ان کے اس عمل کی وجہ سے دنیا و آخرت کا خسارہ ان کے مقدر میں ہے، وہ نہ تو دنیا میں فلاح و سعادت ست بہنکار ہو سکیں گے اور نہ روز قیامت عذاب الہی سے بچ سکیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جسے حرام قرار دیا تھا، اسے انہوں نے حلال ٹھہرایا اور اس نے جسے واجب قرار دیا تھا، اسے انہوں نے ترک کر دیا۔ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ قوم میری اس بات سے نصیحت حاصل کرے اپنے حالات پر غور و فکر کرے اور جو کچھ اس نے کیا ہے اس کا جائزہ لے کر رش و ہدایت کی طرف پلٹ آئے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو تقام لے تاکہ وہ صبح معنوں میں حضرت محمد ﷺ کی امت بن سکے اور اس کا نام آج بھی اوام عالم میں اسی طرح بلند ہو جس طرح سلف صالح اور اس امت کے قرون اولی کے مسلمانوں کا نام بلند ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ زمین کے بادشاہ اور دنیا کی کے رہنما بن گئے تھے اور ہندوگان الہی ان کے تابع فرمان تھے اور یہ سب کچھ تمہارے تھا اس فتح و نصرت الہی کا جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے ان ایمان دار بندوں کو سرفراز کرنا ہے، جو اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات کے سامنے سر تسلیم خم رکھتے ہیں۔ اے کاش! کہ میری قوم کے لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ انہوں نے کس قدر قیمتی خزانے کو ضائع کر دیا، کس قدر سنگین جرم کا ارتکاب کیا اور اپنی امت کو کس بلاء اور مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَلَعَنُوا وَنَجَسُوا نَجَسًا ۝۴۴ ... سورة الزمر

”اور یہ تمہارے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے اور (لوگو) تم سے عنقریب پھچھا جائے گا۔“

اور رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث میں ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جب آخر زمانے میں لوگ قرآن مجید سے بے نیاز ہو جائیں گے، اس کی تلاوت سے اعراض کریں گے اور اس کے احکام کو نافذ نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو سینوں اور صحیفوں سے محو کر دے گا۔ لہذا مسلمانو! خبردار ہو اور احتیاط کرو کہیں ان بد اعمالیوں کی وجہ سے تم یا تمہاری آنے والی نسلیں اس عظیم مصیبت سے دوچار نہ ہو جائیں۔ میری اس نصیحت کی مخاطب وہ مسلمان اقوام بھی ہیں، جو دین کو جانتی اور اللہ رب العالمین کی شریعت کو پہچانتی ہیں لیکن اختلاف و تنازعات کے وقت وہ شریعت الہی کے بجائے ایسے انسانوں کی طرف رجوع کرتی ہیں جو عرف و عادات کی بنا پر فیصلے کرتے ہیں یا جاہلیت اولی کے لوگوں کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے محض مشفق عبارتوں کی بنیاد پر فیصلے کرتے ہیں۔ امید ہے جس انسان تک میری یہ نصیحت پہنچے گی، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں توبہ کرے گا، ان حرام افعال کے ارتکاب سے رک جائے گا، جو کوتاہی ہوئی ہے اس پر توبہ و استغفار اور ندامت کا اظہار کرے گا اپنے بھائیوں اور گرد و پیش کے لوگوں کو جاہلیت کی عادتیں چھوڑنے کی تلقین کرے گا، شریعت کے مخالفت ہر قسم کے عرف و عادات کو خیر باد کہہ

دے گا کہ توبہ کرنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، گناہ سے توبہ کرنے والا اس طرح ہے جیسا کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔ حکمرانوں کو بھی چاہئے کہ وہ حق کی وعظ و نصیحت کرتے رہیں، حق کو بیان کرتے رہیں، مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی زمام اقتدار نیک لوگوں کے ہاتھ میں دیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں خیر و بھلائی حاصل ہو اور بندگان الہی اللہ تعالیٰ کی دشمنی اور اس کی مافرمائی کے ارتکاب سے باز رہیں۔ آج مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمت کے شدید محتاج ہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے ان کے حالات میں تبدیلی آنے لگی اور ذلت و رسوائی کی یہ زندگی عزت و شرف کی زندگی سے بدل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی و صفات علیا کے واسطے سے اس سے سوال ہے کہ وہ مسلمانوں کے دلوں کو کھول دے تاکہ اس کے کلام کو سمجھیں، اس کی طرف متوجہ ہوں، اس کی شریعت پر عمل پیرا ہوں، مخالفت شریعت اقوال و اعمال سے اجتناب کریں اور حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ پر عمل کرتے ہوئے اس کے حکم کی پابندی کریں:

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۚ... سورة يوسف

”اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات و فتاویٰ

ص 107

محدث فتویٰ

